اخلاق

اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

(از مولوی محمد امین صاحب مبارکپوری متعلم جماعت ثالثہ رحمانیہ)

اگرچہ لغت میں اخلاق کے معنی مطلق خو کے ہیں۔ مگر اصطلاح میں خوئے نیک اور اچھے برتاؤ کو کہتے ہیں۔ اس جگہ ہمارا خاص مقصد صرف عمدہ برتاؤ اور لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آنے سے ہے۔ خلق وہ شے ہے جسکی بدولت ادنیٰ درجے کے آدمی ایک بڑے مرتبہ اور اعلیٰ حیثیت کے سمجھے جاتے ہیں اور خود بزرگ بن جاتے ہیں۔ دیکھو بخل کیسی بری عادت ہے کہ اپنے تک بخیل کے دشمن ہوجاتے ہیں۔ مگر وہ بخیل جن کا اخلاق اچھا ہوتا ہے ان سے قرابت مند حتیٰ کہ گاؤں والے راضی اور خوش ہوجاتے ہیں خیال کرنے کی بات ہے کہ جس دوا نے ایسے برے زہر کی اصلاح کردی اور جس تریاق نے ایسے موذی اور مہلک مرض کا اثر نہ ہونے دیا وہ ضرور کوئی نسخہ اکسیر یا اسم اعظم ہے۔

لوگوں کے مال سے ان لوگوں کو نفع ہوتا ہے جو ان سے متعلق ہوں۔ مثلاً کنبہ قبیلہ اور اور لواحق۔ اور کسی نے کہا ہے کہ کوئی بڑا آدمی ہوگا تو اپنے گھر کا۔ اور کوئی دانشمند اور مدبر ہے یا کسی کو قانون اچھا آتا ہے تو اس سے اس آدمی کو فائدہ ہوسکتا ہے جو اس سے رائے لینے جائے۔ یا کوئی بڑا عالم ہے تو اس عالم سے انہیں لوگوں کو فائدہ ہوسکتا ہے جو اس کے علم و ہنر سے خاص طور پر متنفع ہونگے۔ مگر ایسی دولت جسمیں ساری دنیا کا حصہ ہو۔ ایسا کمال جس سے عام خلائق کو فائدہ پہونچے۔ ایسی بات کہ جس سے ہر کہہ و مہہ۔ اپنا بیگانہ۔ دوست دشمن یہانتک کہ چلتا مسافر بھی خوش ہوجائے وہ اخلاق ہی ہے۔ ناظرین! اخلاق ہی ایسی چیز ہے جسکے باعث بلا معاملہ اور بغیر کسی نفع کے بندگان خدا مطیع اور سو جان سے قربان ہوجاتے ہیں ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

جتنے انبیاء کرام مبعوث ہوئے۔ اور جتنے بزرگ ہادی اور رہنما بنے۔ سارے کے سارے حلیم۔ سبکے سب ملنسار تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے مذہب آج ساری دنیا میں رائج ہیں اور آج تک ان کے پاک اسما کو بڑے تعظیم سے لیتے ہیں۔ اللہ اللہ خود خالق عالم ہی کتنا بڑا خلیق ہے۔ کوئی گالی دے گلہ نہیں۔ کوئی برا کہے خفا نہیں۔ اگرچہ ظالم کو ظلم کا نتیجہ اور بد کو بدی کا بدلہ دیگا مگر اخلاق کا یہ حال ہے کہ ہر وقت بھلائی اور احسان کرتا ہے انواع و اقسام کی نعمتیں دیتا ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولم یروا الی الارض کم انبتنا فیہا من کل زوج کریم ۔ کیا نہیں دیکھتے ہو زمین کی طرف کہ ہمنے اس میں کتنی اچھی قسم کی چیزیں اگائیں اگر وہ کریم خفا ہوجائے اور صرف ہوا ہی کو بند کردے تو اس مشت خاک کی جان ہوا ہوجائے۔

خوئے نیک امراکیلئے افزونی جاہ وجلال کا باعث ہے اور غریب کیلئے روٹی کی صورت - باخلق دکاندار کی بکری زیادہ اور خوش خلق وکیل کے پاس مقدمے بہت آتے ہیں غرض یہ کہ لوگ اسکی بدولت بہت کچھ کما سکتے ہیں برخلاف اس کے بدخلق کے پاس جاتے ہوئے لوگ گھبراتے ہیں ؎

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
DELHI

اگر حنظل خوری از دست خوش خوے
بہ از شیرینی از دست ترش روے

زبان درازی اور بدخلقی نے بڑے بڑے فساد کیے ہیں یہاں تک کہ بڑے بڑے ہلاک ہوئے اور ہزاروں کی جانیں جاتی رہیں - چنانچہ جب سلطان محمد تغلق (جونا شاہ) نے دولت آباد کو دارالسلطنت بنایا تو ایک محصل مسمی علی کو ملک بہرام ابیہ حاکم ملتان کے پاس بھیجا - کہ وہ اپنے زن وفرزند کو دولت آباد فوراً بھیجدے اور مکان بنوائے - حاکم ملتان نے اپنے زن وفرزند کو بھیجنے سے انکار کیا اسکے بعد علی نے ابیہ کے داماد سے یہ بات کہی - کہ کسواسطے یہ دولت آباد نہیں جاتے ؟ شاید حرم زدگی کا ارادہ ہے اس بدخلقی کا یہ اثر ہوا کہ علی قتل کر ڈالا گیا اور بادشاہ نے چڑھائی کی طرفین کے ہزاروں آدمی مارے گئے - ابیہ کا سر کاٹا گیا - اگر خاصان خدا میں سے ایک درویش رکن الدین صاحب سفارش نہ کرتے تو ملتان میں قتل عام ہوجاتا -

ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ ایک ماتحت منشی دیر کرکے آیا - افسر کج خلق تھا - کہا کہ تو دیر کرکے کیوں آیا ؟ منشی بولا کہ زبان سنبھال کر بولو - تو کس کو کہا کرتے ہیں ؟ افسر نے کہا تجھکو - منشی نے جواب دیا تو تیرا باپ - غرض افسر سخت کلامی کرتا تھا اور منشی بڑھ بڑھ کے جواب دیتا تھا - سچ ہے ؎

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ذرا سی بات سے بات بڑھ گئی اور مقدمہ دائر ہوا جانوں کے لالے پڑگئے - افسر صاحب جدا خوشامدیں کرتے پھرتے ہیں اُدھر منشی صاحب گواہوں کو کھانا کھلا رہے ہیں اور جھوٹے سچے مسودے تیار کررہے ہیں - آخر یہ ہوا کہ اپنے اخلاق کے بدولت افسر کا مرتبہ ٹوٹا اور منشی جی بدے گئے - قاعدہ کی بات ہے کہ بدخلق آدمی ہمیشہ تیر بلا کا نشانہ اور اپنوں تک کا بیگانہ رہتا ہے - الغرض اس زمانہ میں اخلاق مسلمانوں سے بالکل سلب ہوگیا ہے - بلکہ کسی حد تک ہندوؤں میں پایا جانے لگا ہے - جس کے سبب سے وہ ہردلعزیز اور سرخرو پائے جاتے ہیں لہذا مسلمانوں سے پرزور اپیل کیجاتی ہے کہ اپنی قدیمی شے کو پھر سے دوبارہ اپنے میں پیدا کرنیکی کوشش کریں اور غیر مسلموں کے سامنے سرخروئی حاصل کریں -

---

اطلاع

ناظرین مناسبات کا مدعٰے ضرور ملاحظہ فرمائیں اور اسے ملحوظ رکھتے ہوئے آئندہ خط وکتابت میں نمبر خریداری یقیناً لکھا کریں پچھلے رسالے ختم ہوچکے ہیں نئے احباب اسکے مطالبہ نہ کریں اور پتہ ہمیشہ صاف لکھیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف - **منیجر**